## 91885 ـ شیعہ سے نکاح کرنے کا حکم

**سوال**

ایک شیعہ مسلمان عورت سے شادی کرنے کے بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے، یہ علم میں رہے کہ میں اہل سنت و الجماعت کے مسلک سے تعلق رکھتا ہوں، اور آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ شیعہ لڑکی ایک عرب ملک سے تعلق رکھتی ہے اور وہ اکثر عقائد نہیں رکھتی جو شیعہ کے ہیں، بلکہ وہ اہل سنت و الجماعت کے بہت زیادہ قریب ہے، لیکن بعض امور میں نہیں اور میں کوشش کر رہا ہوں کہ وہ ان کو بھی چھوڑ دے کیونکہ یہ صحیح نہیں، اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے دین کے بارہ مکمل تحقیق کرے اور ثابت شدہ کو اختیار کرے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

جب اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کو ہدایت سے نوازا ہے اور آپ اہل سنت و الجماعت کا مسلک اختیار کیے ہوئے تو آپ کے لیے اہل سنت اور شیعہ کے مابین بعد کو جاننا ضروری ہے.

شیعہ حضرات جن اصولوں میں اہل سنت والجماعت کی مخالفت کرتے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں لیکن چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

شیعہ حضرات کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں تحریف ہو چکی ہے، اور وہ اپنے اماموں کو بھی معصوم مانتے ہیں، اور وہ چند ایک صحابہ کرام کو چھوڑ کر باقی سب صحابہ کو کافر کہتے ہیں، اور وہ قبروں اور مزاروں کی تعظیم کرتے ہیں اور قبر والے سے دعا مانگتے ہیں، اور اللہ کو چھوڑ کر اس سے مدد مانگتے ہیں.

اس کے ساتھ یہ بھی اضافہ کر لیں کہ وہ اہل سنت و الجماعت سے بہت زیادہ بغض و کینہ اور حسد رکھتے ہیں اور انہیں کافر کہتے ہیں، اور اگر ان شیعہ سے شادی ہو جائے تو پھر کیا حالت ہو گی ؟

اور ان دونوں مذہبوں میں تناقض اور مخالفت کے ہوتے ہوئے وہ کیسے کامیاب ہو سکتا ہے ؟ اور وہ اپنی اولاد کی تربیت کس نہج پر صحیح کر سکتا ہے ؟ کیا وہ اپنی اولاد کو بارہ اماموں کے معصوم ہونے کا سبق دےگا، یا کہ ان سے غلطی اور بھول چوک ہونے کا درس ؟ اس کے علاوہ اور بہت ساری متناقض اشیاء میں کیا کریگا ؟

اور عقد نکاح کے متعلق عرض یہ ہے کہ: اگر وہ عورت یہ سب یا ان میں کچھ اعقادات رکھتی ہے تو یہ عقد نکاح باطل ہو گا، اور آپ اس سے نکاح کرنا حلال نہیں؛ کیونکہ یہ اعتقادات دین کے مخالف ہیں، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان

ہے:

اور تم مشرک عورتوں سے اس وقت تك نكاح مت كرو جب تك وہ مومن نہ ہو جائيں البقرة ( 221 ).

اور اگر وہ عورت ان ميں سے ہو جو يہ سب يا كچھ اعقادات نہيں ركھتے، يا پھر وہ عورت ان كا عقيدہ ركھتی تھی ليكن اس نے اب چھوڑ كر توحيد و سنت كی راہ اختيار كر لی ہے تو آپ كے اس سے شادی كرنا جائز ہے، اور اس غلط ماحول كو چھوڑنے ميں اس كا تعاون كرنے پر آپ مشكور ہونگے، اور اجروثواب كے مستحق ٹھريں گے.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا رافضہ سے شادی كرنا جائز ہے ؟

شيخ الاسلام كا جواب تھا:

" خالصتا رافضی لوگ بدعتی اور گمراہ لوگ ہيں، كسی بھی مسلمان شخص كو اپنی ولايت ميں موجود عورت كا نكاح رافضی سے نہيں كرنا چاہيے.

اور اگر وہ خود رافضی عورت سے شادی كرے تو اس صورت ميں اس كا نكاح صحيح ہو گا جب اس عورت سے توبہ كی اميد ہو، وگرنہ اس سے نكاح نہ كرنا ہی افضل ہے؛ تا كہ وہ اس كی اولاد كو خراب نہ كرے " انتہی

ديكھيں: مجموع الفتاوی ( 32 / 61 ).

آپ نے ديكھا كہ شيخ الاسلام رحمہ اللہ نے رافضی شخص سے شادی كرنے كو منع كيا ہے؛ كيونكہ خاوند كا اپنی بيوی پر اثر ہوتا ہے، اور انہوں نے رافضی عورت كے ساتھ ايك شرط سے شادی كرنے كی اجازت دی ہے كہ اگر اس كے توبہ كرنے كی اميد ہو.

چنانچہ اگر آپ ديكھتے ہيں كہ وہ عورت استقامت اور حق كی طرف گامزن ہے، اور آپ ديكھتے ہيں كہ جس عقيدہ پر وہ ہے وہ اس سے بغض ركھتی ہے اور جن عقائد و افعال پر اس كے گھر والے ہيں وہ اس كو ترك كرنا چاہتی ہے تو پھر اس سے شادی كرنے ميں كوئی حرج نہيں.

اگرچہ آپ كے ليے بہتر اور افضل تو يہی ہے كہ آپ كوئی دين والی عورت تلاش كريں جيسا كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے حكم ديا ہے.

واللہ اعلم .